23فروری 2021ء

'برابری پر بینکاری پالیسی' کے ذریعے خواتین کی مالی شمولیت کا فروغ،

عالمی پالیسی سازوں اور پیشہ ور ماہرین کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی کاوشوں کی تعریف

بینک دولت پاکستان نے دسمبر 2020ء میں اپنی 'برابری پر بینکاری پالیسی' کے حوالے سے مختلف قومی اور بین الاقوامی فریقوں سے مشاورت کا آغاز کیا۔ پالیسی کا مسودہ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/events/2021/BankingonEquality/Draft-Policy.pdf

عنقریب لاگو ہونے والی برابری پر بینکاری پالیسی کے تحت مالی شعبے میں شناخت کردہ شعبوں اور مخصوص اقدامات کے ذریعے ایک صنفی نقطہ نگاہ متعارف کرایا جائے گا تاکہ مالی شعبے میں خواتین کے لیے آسانیاں پیدا کی جاسکیں۔ متعدد شعبوں کے ملکی فریقوں کے ساتھ متعدد مذاکراتی نشستیں (فوکس گروپ ڈسکشنز) ہو چکی ہیں۔ مشاورتی عمل میں اسٹیٹ بینک کی شراکت کے ساتھ عالمی بینک نے آج ایک ویب نار بعنوان 'اسٹیٹ بینک کی برابری پر بینکاری پالیسی پر مشاورتی مذاکرات' کا انعقاد کیا تاکہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے تناظر میں صنفی مالی شمولیت کے حوالے سے عالمی رہنماؤں کی صنفی پالیسیوں اور ان کے تجربات سے استفادہ کیا جاسکے۔ اس ویب نار کو اسٹیٹ بینک اور عالمی بینک پاکستان کے فیس بک پیجز پر براہِ راست نشر کیا گیا اور بڑے پیمانے پر دیکھا گیا۔

ویب نار کے دوران اسٹیٹ بینک کے گورنر ڈاکٹر رضا باقر نے بین الاقوامی شرکا کے ساتھ پینل ڈسکشن کی میزبانی کی، جس میں عالمی بینک کی گلوبل ڈائریکٹر جینڈر محترمہ کیرن گراؤن، ویمنز ورلڈ بینکنگ کی صدر اور سی ای او محترمہ میری ایلن اسکنڈرین، اور انڈونیشیا س کے او سی بی سی-این آئی ایس پی بینک کی صدر ڈائریکٹر محترمہ پاروتی سرجوداجا شامل تھیں۔ اس نشست میں اس شعبے کے معروف ماہرین کو صنفی مین اسٹریمنگ کے حوالے سے اپنے تجربات پر روشنی ڈالنے کا موقع ملا جس سے اسٹیٹ بینک کی صنفی پالیسی کے مشاورتی عمل کو تقویت ملی۔

گورنر رضا باقر نے کہا کہ مالی شمولیت کی حکمت ہائے عملی میں یہ مفروضہ مضمر ہے کہ قومی ترقی کے اہداف کے حصول کی خاطر ہر شہری، مرد وزن دونوں، کو متحرک طور پر استعمال کیا جائے۔ تاہم خواتین وسائل اور مواقع سے غیر متناسب طور پر دور ہیں اور اس سلسلے میں ہدفی اقدامات درکار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ اسٹیٹ بینک کی ٹیم نے یہ اقدام کیا ہے، جس سے مالی شعبے میں عمداً صنفی طرز عمل کے ذریعے اس فرق کو ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات بتائے گئے ہیں۔

بات چیت کے دوران محترمہ گراؤن نے اجاگر کیا کہ صنفی غیر جانبداری عملی طور پر ایک لاشعوری صنفی تعصب بن جاتی ہے جس کی وجہ سے خواتین کو نظر انداز کیا جاتا ہے؛ لہٰذا مالی مصنوعات اور خدمات پر ایک صنفی نقطہ نظر کا اطلاق ہونا چاہیے۔ مزید برآں، محترمہ سرجوداجا نے بتایا کہ انڈونیشیا میں ان کا بینک کیا کام کر رہا ہے کہ اور پاکستان مالی شمولیت کو بہتر بنانے میں انڈونیشیا کی کامیابی سے کیا سیکھ سکتا ہے کیونکہ دونوں ممالک میں اسلامی بینکاری کی منڈیاں ترقی کر رہی ہیں۔ محترمہ اسکنڈرین نے خواتین کی ملکیت میں چلنے والے کاروباری اداروں کے حوالے سے اپنے تجربات سے آگاہ کیا جنھوں نے خصوصاً پاکستان کے ریٹیل سیکٹر میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔

ویب نار میں عالمی بینک کے جنوب ایشیائی خطے کے نائب صدر جناب ہارٹ وگ شیفر اور آئی ایف سی کے نائب صدر برائے ایشیا اور بحر الکاہل جناب الفونسو گارسیا مورا نے پاکستان میں صنفی مالی شمولیت بہتر بنانے کے ضمن میں اسٹیٹ بینک کی کوششوں کو سراہا۔ ڈپٹی گورنر سیما کامل نے بھی اسٹیٹ بینک کی برابری پر بینکاری کی پالیسی کے حوالے سے پریزینٹیشن دی۔

ویب نار سے صنفی پالیسی اور روایات میں متعلقہ عالمی ماہرین سے قابل قدر آراء کے حصول میں بہت مدد ملی۔ ان آراء اور پاکستانی فریقوں کے قابل قدر مشوروں کی روشنی میں اس پالیسی کا جائزہ لیا جائے گا اور اسے مارچ 2021ء میں متعارف کرایا جائے گا۔

****